بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۶۳

THE ALHAKAM

—Qadian—

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

قیمت سالانہ پیشگی
والیان ریاست و امراء سے [illegible]
معاونین سے [illegible]
عوام سے [illegible]

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا تعالے کے فضل اور رحم کیسا تھ شائع ہوتا ہے۔

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ✤ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۲۵ ✤ مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۲۳ء ✤ نمبر ۲۹

قادیان میں عید اضحیٰ

دارالامان میں ۲۵ جولائی ۱۹۲۳ء کو عید ہوئی۔ ۲۴ جولائی ۱۹۲۳ء کو کثرت کے ساتھ احباب نے روزہ رکھا اور بعد عصر مغرب تک دعاؤں میں مصروف رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت نصیب اعدا آپکی چند روز سے ناساز تھی۔ ۲۱ جولائی ۱۹۲۳ء کو باوجود ناسازی طبیعت آپ نے طلباء مدرسہ احمدیہ اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے روبرو ایک لطیف تقریر فرمائی۔ چونکہ طلباء تعطیلات موسمی کیوجہ سے گھر جارہے تھے۔ اسلئے آپ نے اس موقعہ پر ایک مختصر مگر جامع تقریر سے سلسلہ کے نوجوانوں کو محروم نہ رکھنا چاہا۔ اسکا بھی اثر طبیعت پر ہوا۔

بارش کیوجہ سے قادیان کے ارد گرد پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ ۲۳ اور ۲۴ جولائی ۱۹۲۳ء کو اسقدر بارش ہوئی کہ پانی کا سیلاب آگیا اور عید گاہ یا باغ میں نماز کا پڑھنا مشکل ہوگیا۔ اسلئے نماز عید کیلئے مسجد نور تجویز کی گئی۔ اسمیں یہ امر بھی زیر نظر تھا۔ کہ اگر بارش کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ تو مدرسہ تعلیم الاسلام کے ہال میں نماز ہو سکے گی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنا رحم کیا اور عید کا دن صاف رہا۔ حضرت اقدس نے باوجود ضعف کے خود نماز پڑھائی۔ اور بعد نماز ایک مختصر سا خطبہ پڑھا۔ جس میں حضور نے اپنی جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جب وہ کوئی وعظ یا خطبہ سُننے کا موقعہ پائیں تو انہیں نہایت اخلاص کے ساتھ اپنے دل کے کانوں کو کھولکر بیٹھنا چاہیئے۔ تاکہ وہ کوئی فائدہ اُٹھا سکیں۔ اگر انسان عملی قوت حاصل کرنے کے لئے کسی وعظ و نصیحت کو نہیں سُنتا اور اسکے مدنظر خدا کی رضا نہیں ہوتی۔ اور وہ عمل کرنیکے لئے نہیں سُنتا تو خواہ خطبہ کتنا ہی طویل ہو اس سے کچھ فائدہ اسکو نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر وہ اخلاص اور خدا کی رضا کے لئے بیٹھتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل کو وہ جذب کرتا ہے خواہ کتنا ہی مختصر خطبہ ہو۔ غرض آپکے مختصر خطبہ میں اسقدر مضمون تھا کہ اسپر بیسیوں صفحات لکھے جا سکتے ہیں۔

خطبہ کے بعد آپ نے لمبی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ آپکی دعاؤں کو سلسلہ کے لئے ان مقاصد کی کامیابی کی صورت میں قبول فرماوے جو آپ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے رکھتے ہیں۔ حضرت کی صحت کے لئے احباب التزاماً اپنی نمازوں میں دعا کرتے رہیں۔

بارش کا سلسلہ بدستور جاری ہے خدا کا شکر اور احسان ہے کہ اسوقت تک کسی مکان کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ وہ اپنے فضل سے محفوظ ہی رکھے۔ اسوقت اکثر مکانات پانی میں کھڑے ہیں:۔

تادیب النساء جلد شائع ہوگا

میرے علالت اور ابتداء میں جانیکی وجہ سے تادیب النساء کے تیسرے نمبر کی اشاعت میں غیر معمولی تعویق ہوئی ہے اب بہت جلد تیسرا نمبر انشاء اللہ العزیز شائع ہوگا اور اگست میں اشاعت باقاعدہ ہو جائیگی۔ سرپرستان رسالہ کو چاہیئے کہ وہ اس رسالہ کو اس قابل بنادیں۔ کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جاوے۔ اور اس کے لئے ایک مستقل ایڈیٹر رکھا جا سکے۔ مگر میری حاضری اور عدم حاضری کا اسپر کچھ بھی اثر نہ ہو میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ تادیب النساء کی قیمت وصول کرنے کے لئے وی پی بھیجے جارہے ہیں۔ جن احباب کا وی پی واپس آئیگا۔ ان کے نام تیسرا رسالہ نہیں بھیجا جائیگا۔ (ایڈیٹر)

خریداران الحکم بھی توجہ کریں

جن احباب نے ابتک قیمت ادا نہیں کی۔ وہ جلد اپنی ذمگی رقوم بھیجکر خاکسار کو ممنون فرماویں۔

مینیجر

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پروپرائیٹر چھپکر تراب منزل سے شائع ہوا!)

ایک احمدی کا تبلیغی فرض

تبلیغ نفسی اور تبلیغ عمومی کی ضرورت ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مختصر تقریر کی ذہنی میں لکھا گیا)

۲۵ جولائی ۱۹۲۳ء کو بعد نماز عصر چند احباب نے بیعت کی جن میں سے بعض بجنور (یو۔پی) سے آئے ہوئے تھے۔ بعد بیعت آپ نے انکو اس جدید فرض سے آگاہ فرمایا۔ جو احمدی ہو جانے کے بعد ہر احمدی پر عاید ہوتا ہے۔ اور وہ

تبلیغ اسلام ہے۔

اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے مذہب کی اشاعت کرے۔ اور اس وقت جبکہ اسلام کے دشمنوں نے اسلام پر حملہ کیا ہے ضرورت ہے کہ ہر شخص اس خدمت کے لئے کمربستہ ہو جاوے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اسی غرض سے تین تین ماہ کیلئے زندگیاں وقف کرنیکا اعلان فرمایا ہے۔ اور وہ وقت قریب ہے کہ ایک ایک ماہ کا بھی اعلان ہوگا اور بالآخر یہہ تبلیغ جماعت کے افراد کیلئے لازمی ہو جائیگی۔

غرض حضرت نے ان نئے احمدی احباب کو جو بجنور کے رہنے والے تھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اب آپ کو اپنے علاقہ میں جا کر تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اور ایسی تبلیغ کہ ایک شور مچ جاوے۔ اسی سلسلہ میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ

تبلیغ دو قسم کی ہے۔ ایک تبلیغ نفسی ہی۔ پہلے انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو تبلیغ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اسکے اندر ایک شہر بسایا ہوا ہے۔ ہزاروں قسم کی قوتیں اور طاقتیں اسکو دے رکھی ہیں۔ اسلئے اسکا فرض ہے کہ ان میں سے ہر قوت اور طاقت کو خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بناوے اور ان شیطانی وسوسوں اور خیالات سے اپنے آپ کو پاک صاف کرے۔ جو اسکو خدا سے دور کرنے کا موجب بن جاتے ہیں۔

جب تک انسان اپنے آپ کو تبلیغ نہیں کرتا اور اچھی طرح سے اس صداقت اور حق کو نہیں سمجھ لیتا جو اُسنے قبول کیا ہے۔ وہ دوسروں کو کیا بتا ئیگا۔ سمجھ لینے کے بعد پھر عملی قوتوں کو بڑھانا چاہیئے۔ حق کو قبول کر لینا بعض وقت آسان ہوتا ہے۔ مگر اسپر عمل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ جب تک عملی تکمیل نہ ہو ایمانی قوت کمزور رہتی ہے اور خطرہ ہوتا ہے کہ ضائع نہ ہو جاوے۔

اسلئے ضرورت ہے کہ پہلے انسان اپنی تمام اندرونی اور بیرونی قوتوں کو علمی اور عملی تبلیغ کرے اور انکو خدا تعالیٰ کی اطاعت میں لگا وے۔ کہ یہی حقیقی اسلام ہے۔

اور پھر جس حق کو اوسنے قبول کیا ہے اُسے دوسروں کو پہونچاوے۔ اسمیں شک نہیں کہ جب انسان تبلیغ کے کام کو اختیار کرتا ہے۔ تو اسے مشکلات پیش آتی ہیں۔ اور مختلف رنگ کی مخالفتیں ہوتی ہیں۔ مثلاً جب انسان تبلیغ نفسی شروع کرتا ہے تو وہ کمزوریاں اور عادات جو اُسے چھوڑنی پڑیں گی۔ یکدم ان سے الگ ہونا تکلیف دہ ہوگا۔ اور عبادات اور دوسرے مجاہدات جو اپنے نفس کے لئے اختیار کرنے پڑیں گے۔ وہ دوبھر ہونگے۔ اسی طرح پر جب تبلیغ عمومی کو اختیار کریگا۔ تو کئی قسم کے مخالفت پیدا ہو جائینگے۔ مگر ان تمام مشکلات اور مخالفتوں کا اُسے خدا کے فضل پر بھروسہ کر کے مقابلہ کرنا ہوگا۔ جس قدر وہ مقابلہ میں مضبوط ہوگا۔ اسی قدر یہہ مشکلات یکے بعد دیگرے اسکے راستہ سے ہٹتی چلی جاوینگی اسلئے ان باتوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

میں احمدی جماعت کے ہر فرد سے سوال کرتا ہوں۔ کہ وہ تبلیغ نفسی اور تبلیغ عمومی میں کس حد تک حصہ لیتا ہے؟ اب تک ہمنے عام طور پر یہہ سمجھ رکھا ہے کہ سلسلہ کی اعراض و مقاصد کی اشاعت کے لئے چندہ دیدینا ہی کافی ہے۔ مگر حضرت امام جماعت کو اس سے بہت آگے لے جانا چاہتا ہے۔ کچھ شک نہیں مالی قربانی (اگر اسکا نام قربانی رکھ سکیں) بھی ایک چیز ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ اپنی آمدنی میں سے ۱/۲ دیدینا کوئی اتنی بڑی بات نہیں جسقدر تبلیغ کے لئے نکلنا ہے۔ اور میں تو یہ یقین کرتا ہوں۔ کہ جب تک انسان مبلغ نہیں بنتا اس وقت تک وہ علم اور عمل کے لحاظ سے پختہ ہی نہیں ہو سکتا بہت سی اخلاقی قوتوں کا نشو و نما محض تبلیغ پر موقوف ہے مثلاً وہ ایک سخت دشمن کو تبلیغ کر رہا ہے اور وہ سختی سے مقابلہ کرتا ہے۔ اور ایسی باتیں کرتا ہے۔ جو انسان کی تحقیر اور ذلت کا بظاہر موجب ہو سکتی ہیں مگر یہ مبلغ ان پر صبر کرتا ہے۔ اور اپنے نفس کو روکتا ہے۔ کہ جو کچھ سلوک اس سے کیا جاتا ہے۔ یہہ خدا کی راہ میں ہے تو اس سے اسمیں برداشت۔ صبر اور خودضبطی کی قوتیں نشو و نما پاتی ہیں۔ تکبر۔ انانیت اور درندوں کا سا جوش جاتا رہتا ہے۔ ایسا ہی سخت مشکلات میں جب وہ اپنے اسباب اور ذرائع کی کمزوری کو مشاہدہ کرتا ہے تو لاجرم اللہ تعالیٰ ہی کے حضور جھکتا ہے اور اسی سے مدد چاہتا ہے۔ اور دعاؤں پر زور دیتا ہے۔ اور اس طرح پر وہ خدا تعالیٰ سے قرب کی راہوں کو پالیتا ہے۔

غرض

تبلیغ کا میدان ایسا میدان ہے کہ ہر قسم کے مجاہدات میں سے گزر کر انسان اس مقصد کو پالیتا ہے جو اسکی پیدائش کی علت غائی ہے۔

اسوقت خصوصیت سے اس سے بڑھ کر کوئی مجاہدہ نہیں ہے۔ کہ ہم مبلغ بنیں اور تبلیغ کے لئے اپنا وقت دیں۔ اور یہہ تبلیغ اولاً اپنے گھر سے نہیں بلکہ نفس ہی سے شروع کریں۔ آجتک ہم تبلیغ نفسی کی طرف سے غافل تھے۔ مگر حضرت امام نے اسطرف خصوصیت سے ہمکو متوجہ کیا۔ اگرچہ وہ ہمیشہ عملی اصلاح پر زور دیتا رہا ہے۔ مگر اب تبلیغ نفسی کی طرف اشارہ کر کے ایک نیا میدان ضرورت کا ہمنے کھولا ہے جس سے ہر احمدی اپنی ذاتی اصلاح کرتا ہوا ہی مبلغ اور مجاہد بن سکتا ہے۔ اور اسطرح پر وہ تبلیغ عمومی کے کام کے لئے طیار ہو سکتا ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم آج ہی سے اس راستہ پر چل کھڑے ہوں۔

مکتوبات احمدیہ کی چھٹی جلد

دفتر الحکم کی یہ خصوصیت ہے کہ اُسنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات اور مکتوبات وغیرہ کو محفوظ کرنے میں ہر ممکن سعی کی ہے۔ اسوقت تک مکتوبات کے کئی حصے شایع ہو چکے ہیں۔ حضرت اقدس کے مخلص اور جان نثار مریدوں کے نام جو مکتوبات ہیں۔ انکی اشاعت کا سلسلہ جو شروع کیا گیا تھا۔ میری قادیان سے غیر حاضری کے سبب بند ہو گیا۔ میں اب رفتہ رفتہ ان تمام کاموں کو جو جاری تھے۔ ترتیب دے رہا ہوں۔ چونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں میں چاہتا ہوں۔ کہ جلد جلد ان تحریروں کو شایع کر دوں۔ اس سلسلہ میں مکتوبات احمدیہ کی چھٹی جلد اگست ۱۹۲۳ء میں پریس میں انشاءاللہ چلی جائے گی۔ اس جلد میں حضرت چودھری رستم علی خانصاحب کے نام کے مکتوبات ہیں۔

چودھری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائیوں میں سے تھے۔ اور جب سے وہ سلسلہ میں داخل ہوئے ایک منٹ کے لئے بھی کبھی انہیں کوئی ابتلا نہ آیا۔ اور آخر سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ مکتوبات کی اس جلد کے ساتھ مرحوم چودھری صاحب کے کچھ حالات زندگی بھی لکھ دوں۔ اسلئے جماعت کے قدیم احباب سے درخواست ہے کہ چودھری صاحب کے سوانحعمری کی متعلق کوئی واقعہ انہیں معلوم ہو تو مجھے لکھ بھیجیں۔ ان کتابوں کا سلسلہ اسی صورت میں جاری رہ سکتا ہے کہ احباب کثرت سے انکو خرید کریں۔

درخواستیں دفتر الحکم میں بھیجی جاویں۔

[illegible] روپیہ [illegible] اس راستہ میں خرچ کر رہے ہیں لیکن ہم بہت [illegible] کمزور ہیں۔ ہمارے ذرائع ہماری ہی جماعت [illegible] محدود ہیں۔ اور ہم ہی نے اس مہم کو سرانجام دینا ہے [illegible] فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ ہم اپنے تمام اسباب [illegible] ذرائع کو اس مقصد وحید کے حاصل کرنے میں صرف کر دینا آسان تر سمجھیں گے۔ اور ضرورت کے وقت کوئی چیز ہمارا دامن نہیں پکڑ سکے گی۔

آخری اور ضروری حربہ جو ہمارے ہی پاس ہے اور دشمن قطعاً اس سے محروم اور بے نصیب ہے۔ وہ دعا ہے وہ اس حربہ کو ہنسی سے دیکھتا ہے لیکن یہ ایک ایسا ہتھیار ہے جو ہر قسم کے سامان پیدا کر سکتا ہے اور ہر قسم کے سامانوں کو مٹا سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے ضرورت ہے۔ کہ ہمارے اندر ایک خاص تبدیلی ہو۔

پس ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمکو اس میدان کارزار میں جانبازی کرنا ہے۔ اگر ہم اخلاص اور صدق کے ساتھ قدم اٹھائینگے تو کچھ شک نہیں گو دشمن کی طاقت بہت بڑی طاقت ہے مگر وہ مادی قوت کے بھروسہ پر میدان میں آیا ہے اور ہم خدائے واحد کا نام لیکر اور اس مدبر بالارادہ ہستی پر ایمان رکھکر اسلئے یقیناً خدا کی نصرت اور تائید ہمارے ساتھ ہوگی۔ ولو کان بعض حین :۔

سرزمین عراق سے مسلمانوں کی آواز

ملک غلام حسین صاحب معتمد اعلیٰ جمعیت الاسلامیہ نے مندرجہ بالا عنوان سے ۲۲ جولائی کے [illegible] میں مضمون شائع کیا ہے جسمیں ضمناً احمدی جماعت کا بھی ذکر کیا ہے۔ ملک صاحب احمدی جماعت کے ممبر نہیں بلکہ وہ اسکے مخالف معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ جمعیت العلماء وغیرہ کو غیرت دلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وہ قادیانی جماعت کو طعنے تو بہت دیدیتے ہیں کہ وہ بغلیں بجا رہی ہیں۔ ہاں وہ کیوں نہ بغلیں بجائیں جبکہ انکے مبلغین عین وقت پر کافی سے زیادہ تعداد میں موقعہ پر پہنچ چکے ہیں۔ ہر ایک مشن کا کام ہی کہ وہ اپنے عقائد کی اشاعت کرے۔ علماء ہند کیوں اس منظر کو افسوس کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ قادیانی جماعت میدان لئے جا رہی ہے"۔

کیا قادیانی جماعت تو چالیس مبلغ اور تیس ہزار روپیہ ماہوار دے سکتی ہے۔ (مبلغین کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب ہے اور اخراجات اس سے بہت زیادہ۔ ایڈیٹر) اسکے علاوہ ایسے مبلغین پیدا کر سکتی ہے جو اپنے مصارف پر تین تین ماہ اور اس سے بھی زاید عرصہ کیلئے اپنی خدمات وقف کر دیں مگر جمعیۃ العلماء ہند کو کوئی تجویز قابل عمل نظر نہیں آتی ہے

ہم ملک صاحب کی اس آواز پر کچھ کہنا [illegible] [illegible] سکے کہ [illegible]

[illegible] مدد [illegible] فانہ [illegible] نفسی

[illegible]

جمعیۃ العلماء ہند کی مرکزیت
مولانا عبد الباری صاحب کی نظر سے

جمعیۃ العلماء ہند کی ساری تگ ودو انسداد ارتداد میں اس حد تک محدود ہے کہ وہ مجلس مرکزی ہو اور اسکی سیادت و صدارت تسلیم کر لی جاوے۔ تاکہ مسلمانوں کا روپیہ اسکے قبضہ میں آجاوے اور وہ جسطرح چاہے خرچ کرے۔

میری یہ رائے ان تمام واقعات اور حالات پر غور کرنے کے بعد قائم ہوئی ہے جو ایک عرصہ سے میں معاینہ کر رہا ہوں ہم حال ہی میں اخبارات میں جمعیۃ العلماء کی مرکزیت پر مولنا عبد الباری فرنگی محلی کی رائے شایع کی گئی ہے جسمیں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مولنا کی رائے کا منشاء یہ ہے کہ

"محض علماء کے سپرد تمام انسداد ارتداد کا کام و نظام نہ ہونا چاہیئے بلکہ علماء و غیر علماء یعنی اہل الرائے اور ذی وجاہت با اثر حضرات کو ملکر اور تمام فرقوں کو یکجا کر کے روک تھام ارتداد کرنی چاہیئے یہی مقصد ہے جدید جمعیت تبلیغ الاسلام کا بھی جن کو اسلام کا درد ہے انکو چاہیئے کہ جمعیۃ تبلیغ الاسلام کو کامیاب بنانے میں امداد فرمائیں"۔

جدید جمعیت تبلیغ الاسلام جو سر رحیم بخش بالقابہ کی زیر صدارت قائم ہوئی ہے حقیقت میں درد اسلام سے متاثر ہو کر ان لوگوں نے قائم کی ہے جو دنیوی اغراض اور ذاتی مفاد و تفاخر کے مقام سے بالاتر ہیں اور بظاہر کوئی ذاتی غرض ان لوگوں کی پائی نہیں جاتی بجز اسکے کہ اسلام پر جو حملہ اسوقت کیا جا رہا ہے اسکا مقابلہ مجموعی قوت و طاقت سے ہوسکے۔ جو لوگ اس جدید جمعیۃ کے بانی ہیں وہ اعتقاداً ہمارے ساتھ اختلاف رکھتے ہیں۔

اس اختلاف کیوجہ سے انکی قابل قدر مساعی اور وجود اسلام کا احساس نہ کرنا صد درجہ کی ناشکری ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ لوگ نہ صرف اپنی وجاہت اور قابلیت کے لحاظ سے اس قابل ہیں کہ وہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں بلکہ وہ اپنی عمر کے اس حصہ میں ہیں جسمیں تدبر اور صبر و سکون ہر قسم کے جوشوں پر غالب ہوتا ہے۔ اور اس موقع پر ایسے ہی لوگوں کی ضرورت ہے کہ وہ انتظامی صیغہ کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ سر رحیم بخش صاحب۔ میر [illegible] اور مرزا [illegible] صاحب چغتائی کی شخصیتیں میری کسی معرفی کی محتاج نہیں ہیں ان لوگوں نے جمعیۃ تبلیغ الاسلام کے قیام سے مسلمانوں کی خطرناک حملہ کے وقت جس مدد کا تہیہ کیا ہے اگر شہرت طلب علماء نے انکی راہ میں روڑا نہ اٹکایا تو خدا کے فضل سے یقین ہے کہ یہ کام آسان اور منزل اقرب ہو جائیگی مسلمانوں کی تعلیم یافتہ پبلک سے یہ توقع برمحل ہے کہ وہ اس جمعیۃ کو کامیاب بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں گے میں اس جمعیۃ کی ہر کامیابی کا دل سے متوقع ہوں۔

بُت پرست نے بُت کو سزا دی

پائیونیر رقمطراز ہے کہ ایک پنشن یافتہ کنسٹیبل ایک مسیح مجسٹریٹ کے سامنے اس الزام میں پیش ہوا ہے۔ کہ اسنے رامسگر کے ایک مشہور مندر کے بُت کو ٹھوکریں مار کر اکھیڑ ڈالا اس آدمی کا بیان ہے کہ چونکہ بُت نے میری مخلصانہ دعائیں متواتر قبول نہیں کیں اسلئے اس قابل ہے کہ سزا دیجاوے۔

بُت پرستی کے خلاف یہ ایک فطرتی دلیل ہے دیکھنا چاہیئے کہ عدالت کیا فیصلہ دیتی ہے؟

جمعیۃ العلماء کی شعبہ تبلیغ کی صدر کا استعفیٰ

ابھی حال ہی میں جمعیۃ العلماء ہند نے بڑی دوڑ دھوپ سے ایک مرکزی تبلیغی انجمن بنائی ہے۔ اسی مقصد کے لئے وہ چاہتے تھے کہ جمعیۃ تبلیغ الاسلام بحیثیت مرکزی انجمن کے قائم نہ ہو اس شعبہ کے صدر مولانا عبد الماجد بدایونی مقرر کئے گئے تھے۔ مگر مولانا نے بدول چارج لئے اس صدارت کو ایک استعفیٰ کے ذریعہ واپس کر دیا۔ ہرچند جمعیۃ نے چاہا کہ وہ اپنا استعفیٰ واپس لیں مگر مولنا نے منظور نہیں کیا۔ وجوہات بیان کرتے وقت مولنا نے صاف الفاظ میں یہی فرمایا کہ

"جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام آگرہ (جسکو آپ اپنے خلاف کہتے ہیں اور جسکی تردید بھی آپکی جانب سے ہو چکی ہے) یہ واقعہ ہے کہ میں اسوقت نہ اسکا عہدہ دار ہوں نہ ممبر۔ مگر میں اسکو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور ہمدردی اسکے ساتھ اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ تبلیغ کے کام میں بہت زیادہ سہولیت پیدا کر دیگی۔ اسلئے میں مجبور ہوں کہ شعبہ تبلیغ جمعیۃ علماء ہند کی صدارت قبول نہ کروں"۔

مولنا بدایونی صاحب نے جو کچھ کہا بالکل درست اور قابل داد ہے مولنا کی اس اخلاقی جرأت کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی حبیب الرحمن صاحب دیوبندی نے نظارت عمومی سے استعفیٰ دیدیا جمعیۃ العلماء نے ان عہدوں کو اپنے دوسرے عہدہ داروں پر تقسیم کر دیا اور صدارت مولوی کفایت اللہ صاحب اور نظارت مولوی احمد سعید صاحب کے حصہ میں آئی ہمیں ڈبل صدارت اور ڈبل نظارت کی ہر دو صاحبوں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کاش! وہ مسلمانوں پر رحم کریں اور ان عہدہ داریوں کی حرص دل میں نہ رہنے دیں عملی کام ہونے دیں۔ اگر واقعی اسلام کے لئے انکے دلوں میں درد اور تڑپ ہے تو جمعیۃ تبلیغ الاسلام کے خادم ہو کر کام کریں کہ یہ مرتبہ سیادت و صدارت سے بالاتر ہے مگر اسکا ثبوت واقعات دینگے۔

عیسائی فتنہ ارتداد سے کیونکر فائدہ اٹھا رہے ہیں ایک دوسرا خطرہ۔

فتنہ ارتداد کے باعث مسلمانوں کی تمام تر توجہ آریوں کی طرف ہو گئی ہے عیسائیوں نے اس سے خاص طور پر فائدہ اٹھایا ہے اور انہوں نے میدان خالی پاکر ناواقف اور بھولے بھالے مسلمانوں کو بہکانے کے لئے ایک جدید طریق اختیار کیا ہے۔ ۳ جولائی ۱۹۲۳ء کے نور افشاں میں عبد الواحد ملتانی حال [illegible] بنگلور کی ایک لمبی چٹھی شائع ہوئی ہے۔ چٹھی مذکور سے ظاہر

[illegible] اسلام سے متاثر ہو کر [illegible] چٹھی سے مسلمان نوجوانوں کو بہکانا [illegible] مسیح کی کتاب [illegible]

کونسلوں کے انتخاب میں ہمارے قائمقام کیسے ہونے چاہئیں

کونسلوں میں ممبروں کے انتخاب کا وقت قریب آرہا ہے اور انکی ممبری کیلئے ملک میں مختلف قسم کی جدوجہد شروع ہے۔ تارک موالات لوگوں میں بھی دو فریق ہوکر ایک کونسلوں میں جانے کا حامی ہوچکا ہے۔ اگرچہ انکی غرض بھی درحقیقت کونسلوں میں رہ کر کونسلوں کو بائیکاٹ کرنا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس قسم کے لوگ جو محض اس غرض سے جا رہے ہیں۔ کہ گورنمنٹ کو شکست دیں۔ ملک کے فائدہ اور بہتری کے لئے نہیں جارہے۔

یہ وقت ہے کہ رائے دہندگان رائے دینے سے پیشتر اس امر کو سوچ لیں کہ ہم جس شخص کے حق میں رائے دے رہے ہیں۔ اسکا علمی اور سیاسی رتبہ کس قسم کا ہے اور انکی پہلی زندگی کس حد تک اہل ملک کی واقعی بھلائی کے لئے صرف ہوئی ہے۔ اور کس حد تک وہ اپنی ذاتی اغراض اور مدح و ذم کے خیال سے الگ ہوکر نیک نیتی سے رائے دے سکتا ہے۔ مسلمانوں کے لئے خصوصاً یہ قابل غور مرحلہ ہے۔ ہماری جماعت تو خدا کے فضل سے ایک امام کے ماتحت ہے اور اوسکے رائے دہندوں کے لئے بہترین رہنمائی ہوسکتی ہے۔ جو لوگ ہماری جماعت میں اس قابل ہیں کہ وہ کونسلوں میں جاسکتے ہیں انہیں اس موقعہ پر پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ اور حضرت امام کے استصواب و استمزاج کے بعد ضرور جانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جو لوگ رائے دہندگان کے زمرہ میں ہیں انکو قبل اسکے کہ وہ کسی ممبر سے اپنی رائے دینے کا وعدہ کریں۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ وہ ناظر امور عامہ سے استصواب کریں۔ اسلئے کہ وہ بہترین مشورہ دے سکیگا۔ پس اسیات کی خاص طور پر احتیاط ہونی چاہیئے کہ کسی سے رائے دینے کا کوئی وعدہ نہیں کرنا چاہیئے۔ جب تک کہ جماعت کے مفاد اور ملک کی بہتری کے متعلق جملہ امور کو سوچکر یہاں سے مشورہ نہ دیا جاوے۔ بہرحال اس امر کی تو امید ہے تمام جماعتیں پابندی کریں گی۔ اور جماعتوں کے ذمہ وار کارکن اپنی اپنی جماعتوں کو اس سے واقف رکھیں گے۔

ناظر صاحبان جماعت احمدیہ نے انتخاب میں سلسلہ کی عام پولیسی کا اظہار ایک اعلان کے ذریعہ کیا ہے میں اسکو ذیل میں چھاپے دیتا ہوں۔ تاکہ ہماری جنرل پولیسی کا احباب کو علم رہے۔ اگر دوسرے مسلمان رائے دہندگان بھی اس سے فائدہ اوٹھائیں۔ تو انشاء اللہ یقیناً بابرکت ہوگا۔ (ایڈیٹر)

ناظر صاحبان جماعت احمدیہ کا اعلان

(۱) ہماری پولیسی یہ ہے کہ گورنمنٹ کی کسی تجویز کی مخالفت محض اسلئے درست نہیں کہ کوئی ممبر گورنمنٹ سے بعض اور امور میں اختلاف رکھتا ہے۔ ہمارے نزدیک ہر ایک معاملہ جو کونسل میں پیش ہو ایک دیانتدار ممبر کا فرض ہے کہ وہ اس معاملہ پر غور کرے۔ کہ اسکا اثر ملک پر کیا پڑے گا۔ اور یہ مدنظر رکھے کہ اسکے متعلق کسی سیاسی جماعت نے اپنی دوسری اغراض کو مدنظر رکھ کر کیا پولیسی تجویز کی ہے۔ اگر وہ ملک کے لئے مفید ہو تو بلا کسی کے ڈر کے اس کی تائید کرے۔ اور اگر مضر ہو تو مخالفت کرے۔ مثلاً ہمنے دیکھا ہے کہ لوگوں نے پولیس کی بعض باتوں کو دیکھ کر پولیس فورس کی کمی پر زور دیا ہے اور ملک کے امن کو نقصان پہونچایا ہے۔ انکو چاہیئے تھا کہ اسکے نقائص کو دور کرتے۔ گورنمنٹ اگر اس سے ناجائز فائدہ اوٹھاتی تھی تو اس امر کی مخالفت کرتے۔ لیکن گورنمنٹ کی مخالفت کے سبب پولیس کو کمزور کردینے کے یہ معنے تھے کہ دشمن سے ناراض ہوکر اپنی ناک کاٹ لے۔ پس ہمارا یہ اصل ہے کہ ہر ایک امر پر فیصلہ کرتے وقت اسکے ذاتی حسن و قبیح کو دیکھا جائے نہ کہ دوسری اغراض کیوجہ سے ایک برے کام کی تائید یا مفید کام کی مخالفت کیجاوے۔

(۲) ہمارا یہ خیال ہے کہ مخالفت میں بھی اخلاق مدنظر رہنی چاہئیں اگر اخلاق کو ہم ہاتھ سے جانے دیں تو حقوق سیاسی ہمارے لئے کچھ بھی وقعت نہیں رکھتے پس مخالفت میں بھی اخلاق کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور بے جا فساد اور ناواجب جوش سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

(۳) ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں کے اتفاق کے بغیر بیشک ملک کو نقصان پہونچیگا۔ لیکن ہمارے نزدیک ہر ایک غیر ضروری اختلاف سے نقصان پہونچتا ہے پس جسقدر قابل نفرت ہندو مسلم جنگ ہے۔ اسیقدر قابل نفرت سکھوں یا پارسیوں یا انگریزوں اور اینگلو انڈین اور خود گورنمنٹ سے شقاق ہے۔ یہ درست نہیں کہ ہم ہندو مسلم اتحاد پر تو زور دیں۔ اور دوسری قوموں سے جنگ کریں۔

(۴) ہمارا یہ اصل ہے کہ صلح کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ اپنی جداگانہ ہستی کو مٹا دیں۔ صلح کے معنے ہی اپنی جداگانہ ہستی کا قیام ہے۔ ایک ملک کو اگر کوئی بادشاہ فتح کرکے اپنے ماتحت لے آتا ہے تو یہ صلح نہیں کہلاتی۔ بلکہ صلح یہ ہوتی ہے کہ دونوں اپنی جداگانہ ہستی قائم رکھکر معاہدہ کرلیتے ہیں۔

پس ہم اس امر کو ہرگز تسلیم نہیں کرتے کہ ہندو مسلم اتحاد کے یہ معنے ہیں کہ مسلمان اپنی جداگانہ ہستی کو مٹاکر ہندوؤں کو خوش کرنے کیلئے ہر ایک حق اپنا چھوڑ دیں۔ ہمارے نزدیک مسلمانوں کی قومی زندگی کو قائم رکھنے کیلئے یہ شدید ضروری ہے کہ مسلمانوں کے کھوئے ہوئے حقوق واپس لئے جاویں۔ اور مسلمانوں کو کونسلوں اور محکمہ جات میں ان کے تناسب آبادی کے مطابق حصہ ملے۔ مثلاً پنجاب میں مسلمان زیادہ ہیں۔ تو انکو کونسلوں اور محکموں میں زیادہ اسامیاں ملنی چاہئیں۔ اس حق کو اسوقت تک غصب کیا گیا ہے۔ اور ہمارے نزدیک ایک منٹ جو اس نقص کی اصلاح کے بغیر گذر رہا ہے اس سے مسلمانوں کی قومی موت قریب سے قریب تر آرہی ہے۔ ہندو قوم جو مسلمانوں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہے جب وہ باوجود ادعائے اتحاد کے ان حقوق کو اپنے پاس رکھنے کے لئے پوری طرح کوشاں ہے۔ تو کیسا بیوقوف اور اپنی دشمن ہے وہ مسلمان جو کہتا ہے کہ ان ادنیٰ چیزوں کیلئے کیوں جھگڑتے ہو اگر یہ ایسی ہی ادنیٰ ہیں تو ہندو لوگ باوجود سیاست اور علم میں زیادہ ہونے کے انکے لئے جان کیوں دیتے ہیں؟ ہمارے نزدیک یہ ایک اہم سوال ہے۔ اور

ہمارا قائمقام وہی ہوسکتا ہے

جو اس امر کا وعدہ کرے کہ وہ مسلمانوں کے پورے حقوق کو واپس لینے کی کوشش کریگا اور کبھی اس امر میں غفلت اور سستی سے کام نہیں لیگا۔

(۵) چونکہ ہماری جماعت کمزور اور مظلوم ہے اور انکو ہمیشہ تکلیفیں دیجاتی ہیں اور اسکے حقوق کو نظرانداز کیا جاتا ہے اسلئے

وہی ممبر ہمارا قائمقام ہوسکتا ہے

جو اس امر کا وعدہ کرے کہ وہ ہر موقعہ پر احمدی جماعت کے فوائد کی نگرانی کریگا اور توجہ دلائے جانے پر کونسل میں یا کونسل کے باہر ہمارے حقوق دلانے اور انکو صدمہ سے بچانے کی کوشش کریگا۔ اور کثرت یا مصلحت کے اثر کے نیچے وہ اس امر کو فراموش نہیں کریگا۔

احمدی خواتین کا عظیم الشان کارنامہ

برلن مسجد کی تعمیر شروع ہوگئی بنیادیں رکھدی گئی ہیں

۷ اگست ۱۹۲۳ء کو بنیاد رکھی جاوے گی

۲۷ جولائی ۱۹۲۳ء کو حضرت خلیفۃ المسیح نے خطبہ میں اعلان فرمایا کہ آج برلن مسجد کی بنیادیں اسوقت کھودی جارہی ہے اور ۷ اگست ۱۹۲۳ء کو اسکی بنیاد رکھی جاویگی

یہاں کے وقت کے لحاظ سے عشاء کی نماز کے وقت گویا بنیاد رکھی جاویگی اسلئے اس روز تمام احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو بابرکت کرے اور اسلام کی عزت و جلال اس سے بلند ہو احمدی خواتین کا یہ شاندار کارنامہ سلسلہ عالیہ کی تاریخ میں منظہر ہوگا حضرت نے دوسرے خطبہ کے بعد بھی بہت لمبی دعا فرمائی +

مباحثہ دینانگر ضلع گورداسپور میں آریوں کو شکست

ذیل میں ہم معاصر اہلسنت والجماعت کی وہ رائے درج کی جاتی ہے۔ جو اسنے مباحثہ دینانگر کے متعلق شائع کی ہے۔

مولوی ابو تراب عبدالحق صاحب سلسلہ کے مخالف ہیں مگر انہوں نے اس معاملہ میں حق پوشی سے کام لینا نہیں چاہا۔

اگر دوسرے علماء بھی اسی طرح مولوی صاحب کی تقلید کریں۔ تو اسلام کی فتح یقینی ہے۔ ہر وقت آریوں نے جو فتنہ کھڑا کیا ہے اور جس کی مدافعت اور مقابلہ متفقہ قوت سے ہونا لازمی ہے۔ بہر حال میں ایڈیٹر صاحب اہل سنت کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنے نامہ نگار کی تحریر کو شائع کر نیمیں کشادہ دلی سے کام لیا ہے۔ (ایڈیٹر)

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ۞

آریہ سماج دینانگر کے اٹھائیسویں سالانہ جلسہ کا اشتہار منتری آریہ سماج کی طرف سے شائع ہوا کہ بتاریخ ۱۳-۱۴-۱۵ / جولائی ۱۹۲۳ء کو سالانہ جلسہ ہوگا۔ اسمیں غیر مذاہب کے ساتھ مباحثہ کا وقت رکھا گیا ہے۔ قادیانی جماعت کو خبر ہوئی۔ کہ مباحثہ کا وقت بھی ہے۔ انہوں نے سماجیوں سے وقت مانگا۔ چنانچہ انکو وقت دیا گیا اور ۱۴ / جولائی کو بوقت ۹ بجے دن کے مباحثہ الہامی کتاب پر ہوا۔ قادیانیوں کی طرف سے مولوی عبدالرحمٰن صاحب مناظر تھے۔ اور آریوں کی طرف سے ماسٹر کشی رام صاحب مناظر تھے۔ اور قادیانیوں کی جانب سے ویدوں کے غیر الہامی ہونے پر اسقدر اعتراضات کی بوچھاڑ ہوئی۔ اور ویدوں کی تعلیم کی ایسی قلعی کھولی گئی کہ آریہ مناظر کچھ جواب نہ دے سکا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ ماسٹر صاحب قادیانی مناظر کے سامنے کچھ تو بولیں گے۔ لیکن بلا رو و رعایت میں صداقت سے لکھتا ہوں کہ آریہ مناظر بالکل لاجواب ہو گیا۔ اور سناتن دھرمیوں اور دوسرے حاضرین نے بھی یہی کہا کہ آریوں کو شکست ہوئی۔ اسکے مقابل آریہ مناظر نے جو اعتراضات قرآن کریم کے الہامی ہونے پر کئے تھے ان سب کا جواب بقدر ضرورت بخوبی دیا گیا۔

مصری جماعت نے ایک اور کتاب شائع کی ہے۔

مصر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے احمدی جماعت کی بنیاد قائم کر دی ہے میں اپنے رب کریم کے فضل و رحم کو دیکھتا ہوں۔ اور اپنی کمزوریوں اور خطاکاریوں پر نظر کرتا ہوں۔ تو شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہوں۔ مصر میں تبلیغ و اشاعت کے لئے محض اپنی غریب نوازی سے اُسنے موقعہ دیا۔ کہ میں اپنے بیٹے عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب کو جو سلسلہ کی خدمت کے لئے مقرر تھا بھیج سکا اور پھر اسنے ایسی توفیق دی کہ وہ ایک جماعت کے بنانے میں کامیاب ہو سکا۔ مصری جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اہل علم اور ممتاز طبقہ کے لوگ شامل ہو رہے ہیں۔ حال میں سید عبدالحمید کامل آفندی کی شمولیت سے جماعت کو بہت بڑی تقویت ہوئی ہے۔ اور علمی اور قلمی کام شروع ہو گیا ہے۔

جماعت کی طرف سے جماعت کے خرچ پر اسلامی نماز کا ترجمہ عربی میں شائع ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انگریزوں کے لئے نماز کا ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا تھا جس میں نماز پڑھنے کی مختلف تصویریں بھی دی تھیں۔ اسی کتاب کا یہ عربی ترجمہ جماعت مصر نے نہایت خوبصورت عمدہ کاغذ پر اسی تقطیع پر چھاپا ہے یہ کتاب یقیناً مصر میں نہایت دلچسپی سے پڑھی جاویگی اور مسلمان بچوں کو نماز کی طرف متوجہ کر سکے گی ایسی کتابوں کی عام اشاعت مصر جیسے ملک میں دینداری کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے بہت بابرکت ہوگی۔ اسلئے میں جماعت کے ان خاص احباب کو جو خدا کی دی ہوئی دولت کے بہترین مصرف کو جانتے ہیں متوجہ کرتا ہوں کہ اس کتاب کی اشاعت کیلئے اپنی مصری جماعت کو مدد دیں ۔ اس کتاب کی قیمت ہندوستان کے لئے انہوں نے ۶ / رکھی ہے میری رائے ہے مصر میں مفت اشاعت کے لئے وہ شاید اس سے بھی کم پر دے سکیں۔ اور اگر اس کتاب کا خرچ مصری جماعت کو ملجاوے تو پھر وہ اور بھی کتاب اسی طریق پر شائع کر سکتی ہے میرے خیال میں ہرگز کی انجمن اگر کم از کم ۲۰ کتابوں کی قیمت انکو بھیجدیں تو کم از کم دو ہزار کتاب شائع ہو جاویگی۔

جو صاحب اس کتاب کی اشاعت کے لئے کوئی رقم بھیجنا چاہیں تو وہ آسانی کے لئے یہ کر سکتے ہیں کہ ٹامس کک اینڈ سن بمبئی کو روپیہ بھیجدیں اور انکو ہدایت کر دیں کہ وہ شیخ محمود احمد خلف شیخ یعقوب علی عرفانی کو قاہرہ میں اپنے دفتر کی معرفت پہنچا دیں اور شیخ محمود احمد صاحب کو بذریعہ خط اطلاع دیدیں جنکا پتہ یہ ہے۔ شیخ محمود احمد احمدی المبشر خلیج مصری نمبر ۵۰ قاہرہ۔

البشریٰ ماہوار عربی رسالہ کی اشاعت کا سوال زیر غور ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ یہ رسالہ جاری ہو جائیگا۔

عینک سے نجات

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب رضہ

یہ سرمہ ککروں کیلئے۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو انکے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ عصا / تولہ ممیرا پانچ روپیہ تولہ ترکیب استعمال صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جاویں اگر کسی شخص کو مفید ثابت نہ ہو بشرطیکہ اُسنے باقاعدہ پندرہ روز تک متواتر استعمال کیا ہو سرمہ واپس کر دے میں اسکی قیمت واپس کر دونگا۔ اسکے مجرب ہونے پر چیدہ شہادتیں علاوہ میرے ذاتی تجربہ کے پیش کرتا ہوں۔

(۱) میں نے جناب سید احمد نور صاحب احمدی کابلی مہاجر قادیان کا سرمہ آزمایا اور بفضلہ تعالیٰ بہت ہی مفید پایا۔ نیز حضرت والدہ ماجدہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی آنکھیں بہت کمزور ہو گئیں اس سرمہ سے انکو غیر معمولی فائدہ ہوا۔ (محمد اسمٰعیل مولوی فاضل و منشی فاضل)

(۲) میں نے سرمہ ممیرا بھائی احمد نور مہاجر قادیان سے لیکر دو ہفتہ تک استعمال کیا اب خدا کے فضل سے میں بغیر عینک کے لکھ پڑھ سکتا ہوں یہ نہایت ہی مجرب اور اعلیٰ درجہ کا سرمہ ہے میں خدا کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں۔ نہایت عمدہ سرمہ ہے۔
(اللہ دین احمد سابق گرنتھی ہانگ کانگ توپخانہ جنگی۔)

(۳) میں نے ۱۹۱۷ء شہر ملتان میں عینک آنکھوں پر لگائی تھی اور ستمبر ۱۹۱۹ء میں جناب احمد نور سے سرمہ درجہ اول لیکر استعمال کیا اور خدا کے فضل نے عینک کو اتار دیا ہے اب عینک کی کوئی ضرورت نہیں۔
(خاکسار محمد علی کلیانپوری ضلع لائلپور ڈاکخانہ گگو مہل کساب)

(۴) میں نے میاں احمد نور صاحب کابلی سے دو دفعہ سرمہ خریدا جسکو میں نے بہت مفید پایا اور دیگر لوگوں نے بھی مجھ سے لیکر کئی جگہ استعمال کیا سب نے اسکی تعریف کی یہ سرمہ بہت عمدہ اور قابل قدر ہے۔
(عبدالرؤف ہیڈ کلرک ہائی سکول قادیان) ا۔ ح۔ ق۔ ۵۔ ۱۔

(۵) احمد نور صاحب کابلی کا سرمہ ممیرا بارشاد ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ایک ہفتہ لگایا تھا بحکم خدا اب بالکل آنکھیں اچھی ہیں اور نظر بالکل کامل ہو گئی ہے سو میں اس سرمہ کے مجرب ہونے پر گواہی دیتا ہوں۔ (خادم حضرت خلیفہ ثانی رشیرا تی دریاں)

(۶) میں نے سرمہ ممیرا تیار کردہ بھائی احمد نور صاحب کابلی ثم قادیانی خود استعمال کیا اور نیز اپنے عزیز رشتہ داروں کو بغرض استعمال دیا۔ میں نے اس سرمہ کو مفید پایا۔ نیز آنکھوں میں جلن ہوا کرتی تھی جو خدا کے فضل سے اس سرمہ کو ایک ہفتہ استعمال کرنیکے بعد دور ہوا فقط۔ فضل کریم اسسٹنٹ حیدرآباد دکن)

سرمہ سلاجیت۔ بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت قسم اوّل عصہ / فی تولہ قسم دوم ۸ / فی تولہ۔

سید احمد نور احمدی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب